کرائے کے سہولت کار

تحریر: مصعب عمیر، پاکستان

پاکستان کی سہولت کاری کے بغیر امریکا کا افغانستان سے بوریا بستر گول ہو جانا طے ہو چکا تھا۔ امریکی حکام تنقید اور تعریف کے ذریعے دباؤ ڈال کر پاکستان کو اس بات پر مجبور کر رہے ہیں کہ وہ امریکا کو افغانستان سے مکمل انخلا کی ذلت سے بچانے کے لیے نام نہاد افغان امن عمل میں سہولت کاری کا کردار ادا کرے۔ 5 فروری 2019 کو امریکی سینٹرل کمانڈ کے کمانڈر جنرل جوزف ووٹل نے سینٹ کی آرمز کمیٹی کے اراکین کو بتایا کہ، "ہم خطے کے کرداروں کی جانب دیکھ رہے ہیں جیسا کہ پاکستان کہ وہ رویہ تبدیل کریں جس سے خطے کا استحکام خراب ہوتا ہے اور وہ افغانستان سمیت پورے جنوبی ایشیا میں امن کے قیام کے لیے تعمیری کردار ادا کرے"۔ اس نے مزید کہا کہ "جبکہ ہماری توجہ مصالحت اور خطے کے سیکیورٹی پر ہے، تو پاکستان کے پاس ایک منفرد موقع ہے کہ وہ افغانستان کے تنازع کے مذاکراتی حل کی تلاش میں امریکا کی کوششوں کی حمایت میں کیے گئے اپنے وعدے پورے کرے"۔

سات سمندر پار ہونے کی وجہ سے امریکا ہمیشہ سے افغانستان میں اپنی مہم جوئی میں پاکستان کی مقامی سہولت کاری پر بہت زیادہ انحصار کرتا آیا ہے۔ امریکا کو فوجی حملے کے لیے ایک محفوظ اور کھلی مواصلاتی لائن درکار تھی جس کے لیے پاکستان نے انتہائی اہم سہولت کار کا کردار ادا کیا تھا۔ پاکستان نے امریکا کی جنگی مہم جوئی میں سہولت کار کا کردار ادا کرتے ہوئے اسے فضائی راستے، ہوائی اڈے، انٹیلی جنس اور سپلائی لائنز فراہم کیں۔ جب افغان مزاحمت نے سر اٹھایا تو پاکستان نے اپنی سرزمین پر امریکا کی سرکاری انٹیلی جنس اور پرائیوٹ ملٹری کنٹریکٹرز کا نیٹ ورک کھڑا کرنے میں سہولت کار کا کردار ادا کیا۔ امریکا نے اس مدد کا شکریہ اس طرح ادا کیا کہ بھارت کی مدد سے اس نیٹ ورک کو پاکستان میں خفیہ جنگ لڑنے کے لیے استعمال کیا تاکہ پاکستان سے مزید سہولت کاری کا کردار ادا کروایا جائے۔

جب افغان مزاحمت مضبوط ہو گئی اور امریکا کے خلاف قابل ذکر کامیابیاں حاصل کرنے لگی تو پاکستان نے اپنے قبائلی علاقوں میں فوجی آپریشنز کر کے سرحد پار امریکا، نیٹو اور افغان فورسز پر حملوں کو روکنے کے لیے سہولت کار کا کردار ادا کیا۔ جیسے جیسے افغان مزاحمت شدید ہوتی گئی پاکستان نے سہولت کار کا کردار ادا کرتے ہوئے ڈیورنڈ لائن پر ایک مضبوط دیوار کھڑی کر کے امریکا اور اس کے اتحادیوں کو تحفظ فراہم کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ اور اب جبکہ امریکا افغانستان سے ذلت آمیز مکمل انخلا کے بہت قریب ہے تو ایک بار پھر پاکستان سہولت کار کا کردار ادا کرتے ہوئے امریکا اور طالبان کے درمیان بات چیت شروع کروا کر امریکا کے لیے ایک سیاسی معاہدہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے جس کے تحت امریکا افغانستان میں اپنے اڈوں، پرائیوٹ ملٹری کنٹریکٹرز اور باقاعدہ افواج کے ذریعے اپنی موجودگی کو برقرار رکھ سکے۔

لہٰذا "افغان امن بات چیت" افغانستان میں بھارتی اثر و رسوخ کو کسی صورت کم کرنے کا باعث نہیں بنیں گے بلکہ اس کے اثر و رسوخ کو مزید مضبوط کریں گے۔ مذاکرات امریکی افواج سے پاکستان کو لاحق خطرے میں کمی کا باعث نہیں بنیں گے کیونکہ ان مذاکرات کے ذریعے امریکہ کی افغانستان میں موجودگی کو یقینی بنایا جائے گا جبکہ ان کا جانا تقریباً یقینی ہو چکا تھا۔ مذاکرات پاکستان کو بھارت کی ممکنہ جارحیت کے خلاف اپنی ایٹمی و میزائل صلاحیت کو بڑھانے میں مددگار ثابت نہیں ہوں گے بلکہ اس کے ذریعے امریکا کو یہ سہولت ہو گی کہ وہ افغانستان کی دلدل سے نکل کر اطمینان کے ساتھ بھارت کو کیل کانٹے سے لیس کر سکے۔ امریکا نے میزائل ڈیفنس ریویو (MDR) میں اس عزم کا اعادہ کیا ہے کہ وہ بھارت کے ساتھ بیلسٹک میزائل ڈیفنس (BMD) تعاون میں اضافہ کرے گا۔ ڈی این آئی ز کی گلوبل تھریٹ اسیسمنٹ رپورٹ (GTAR) میں بغیر کسی لگی لپٹی کے بتایا گیا ہے کہ امریکا پاکستان کو اپنا دشمن تصور کرتا ہے۔ اس کے علاوہ میزائل ٹیکنالوجی کنٹرول رجیم (MTCR)، آسٹریلیا گروپ (AG)، اور نیوکلیئر سپلائی گروپ (NSG) اور باہمی دفاعی اور نقل و حمل کے معاہدوں کے ذریعے بھارت کو ہائی ٹیک دفاعی آلات اور ایٹمی ٹیکنالوجی تک رسائی دی جا رہی ہے۔

ایک فوجی اتحاد میں عالمی طاقت کو سہولت کاری کی فراہمی ایک یکطرفہ معاملہ ہوتا ہے کیونکہ اس کا نتیجہ ہمیشہ بڑی طاقت کے مفادات کے حصول اور سہولت کار کے مفادات کے نقصان کی صورت میں نکلتا ہے۔ امریکا-پاکستان اتحاد کو بھی اس حقیقت سے کوئی استثنا حاصل نہیں ہے اور نہ ہی کبھی ہو گا۔ اسلام استعماری اصولوں کا انکار کر کے کھیل کے اصول تبدیل کر دیتا ہے۔ اسلام دوسری طاقتوں کے ساتھ فوجی اتحاد کو مسترد کرتا ہے اور اس بات پر توجہ مرکوز کرتا ہے کہ اسلامی ریاست نہ صرف ایک اہم طاقت بنے بلکہ عالمی طاقت بنے۔ اسلام مطالبہ کرتا ہے کہ ریاست صنعتی انقلاب برپا کرے تاکہ اسلحے کے لیے کسی پر بھی انحصار نہ کرنا پڑے۔ اسلام شرائط سے منسلک سودی قرضوں کو مسترد کرتا ہے اور مضبوط و آزاد معیشت کے لیے مقامی وسائل کو حرکت میں لاتا ہے۔ اسلام ویسٹ فیلین Westphalian تصور پر مبنی قومی ریاستوں کو مسترد کرتا ہے جس کو بنیادی طور پر اس لیے تخلیق کیا گیا تھا کہ زبردست پیمانے پر وسیع ہوتی ریاست خلافت کو مزید وسیع ہونے سے روکا جا سکے۔ لہٰذا اسلامی ریاستِ خلافت واپس آنے کے بعد تمام مسلم علاقوں کو یکجا کرنے پر توجہ مرکوز کرے گی۔ درحقیقت یہ وقت نبوت کے طریقے پر خلافت کے قیام کا وقت ہے۔